

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

قیمت سالانہ ۳؎

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۸ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ۲۷ اپریل ۱۹۱۷ء | نمبر ۱۷

گلدستۂ اخبار

ہاؤس آف کامنز میں امسال گزشتہ سال کی نسبت ۳۸۲۹۰۰۰ پونڈ زیادہ تعلیمی بجٹ میں پیش کیا گیا

ڈاکٹر فشر نے ہاؤس آف کامنز میں رائے ظاہر کی کہ ہماری تعلیم میں جو کمی ہے اور جو جنگ کی وجہ سے ظاہر ہوئی ہے وہ نکال دیجائے۔

ہاؤس آف کامنز میں ڈاکٹر فشر نے جو تجاویز تعلیم کے بارے میں پیش کی تھیں وہ باتفاق رائے منظور ہو گئیں۔ وہ نئی تجاویز یہ ہیں۔ اُستادوں کی تنخواہوں میں اضافہ۔ دیہاتی مدرسوں میں تعلیم دیجائے۔ انکے علاوہ اور بہت سی تجاویز ہیں۔

ہفتہ مختتمہ ۱۵ اپریل میں فرانسیسی بندرگاہوں میں ۲۷۵۰ تجارتی جہاز آئے اور ۳۸۰۳ روانہ ہوئے نقصان کم ہوا۔

ہاؤس آف کامنز میں تجویز پیش کی گئی ہے کہ صلح کی خط و کتابت کو آغاز دینا چاہیئے۔

فرانسیسی سفارت جو پیٹروگراڈ میں جانیوالی ہے اُس میں وزیر سامان جنگ ایم ٹاماس بھی شامل ہے

دریائے پریپٹ اور ڈوناسٹر کے درمیان روسی گولہ باری زیادہ سرگرم کار ہے۔

امریکہ کے رومن کیتھولک آرچ بشپوں نے مسٹر ولسن سے اقرار کیا ہے کہ ہم جنگ کے بارے میں امریکہ کے ساتھ بالکل متفق ہیں۔

۲۰ اپریل کو لندن میں امریکہ کا خاص دن سینٹ پال کے گرجے میں خصوصیت کیساتھ منایا گیا **انگریزی** اور امریکن جھنڈے ہر جگہ باہم مخلوط اور آمیز تھے۔

فلاڈلفیا کے امریکن بشپ صاحب نے راستبازی اور انصاف پر فصیح وعظ کہا۔ بشپ صاحب موصوف نے فرمایا کہ ہماری جنگ جنگ کو برباد کرڈالنے کیخاطر ہے۔ برطانوی اور امریکن قومی گیت گائے گئے۔

۲۰ تاریخ کی رات کو شملہ پر بھی سخت ژالہ باری ہوئی جس سے پھلدار درختوں اور باغوں کا بڑا نقصان ہوا۔

پنجاب میں بہت جگہ ژالہ باری ہوئی بعض مقامات میں فصل کا سخت نقصان ہوا

الہ آباد ہائیکورٹ کے سابق جج مولانا سید کرامت حسین ۹ تاریخ کو فوت ہو گئے ہیں۔ آپ تعلیم النسواں کے بڑے بھارے حامی تھے۔ لکھنؤ کا مسلم گرلس سکول آپ ہی نے قائم کیا ہے۔

افسوس کہ دھمتری سی پی کی ایس پی جی مشن کے پنڈت گوبند راج جی کا فرزند مسٹر ایس جی مشن خداوند میں سو گیا۔ ہمدردی۔

تار برقیات

پیٹروگراڈ اور جرمنی کی ممکن زد

لنڈن ۲۰ اپریل - پیٹروگراڈ - جنرل سٹاف خبر دیتا ہے کہ جرمن شمالی محاذ پر بری اور بحری افواج جمع کر رہے ہیں - اور بحر بالٹک کے بندرگاہوں میں بار برداری کے بہت سے ذرائع جن میں دریائی سٹیمر بھی شامل ہیں جمع کر لئے گئے ہیں اور جو جہازوں کا ایک بیڑا کیل سے ڈانزگ کو روانہ ہو گیا ہے - جہاں سے وہ لیباؤ کو روانہ ہو گیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ جرمن خلیج فنلنڈ کے مضافات میں روس کے دستے ازوسکے عقب پر اترنے کا ارادہ کر رہے ہیں اور پیٹروگراڈ کو ڈراتے ہیں

مغربی رزمگاہ

لنڈن ۲۱ اپریل - گزشتہ شب کا ایک فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ سینٹ کونٹین اور آئیس کے درمیان طرفین سے سخت گولہ باری ہوتی رہی خصوصاً لزیس کے شمال میں - آئیس کے جنوب میں دن کو خاموشی تھی -

دریائے آئیس کے شمال میں ہماری فوجیں دشمن کو پریشان کر رہی تھیں اور جینیس ڈس ڈیمز کی سمت میں برابر آگے بڑھتی رہیں بیسنی پر ہم نے قبضہ کر لیا - بڑی بھاری توپخانے کی تیاری کے بعد جرمنوں نے شام کے وقت الائیس ہرٹ البائیس کے علاقہ میں بڑے زور سے حملہ کیا - مگر ہماری گولہ باری اور مشین گن آتش فشانی نے اس حملہ کو پاش پاش کر دیا اور اس کو بالکل سپاکر دیا - یہاں بڑی بھاری طاقت کے ساتھ دونوں طرف سے گولہ باری ہو رہی ہے -

شامپین میں ہم نے مورن ویلیرز اور سیف کے علاقوں میں کئی ایک بھاری مورچوں کا باوجود دشمن کی سر توڑ کوششوں کے ہم نے قبضہ کر لیا

۱۶ اپریل سے ۲۴ اپریل ہم نے دشمن ۱۹۰۰۰ آدمی قید اور سو سے زیادہ توپیں سائنس اور کو بیرو کے دشمن کی گرفتار کرلیں - ارگون میں سخت لڑائی کے بعد ہمارے دستے جرمن کی دوسری خندقوں تک اندر گھس گئے جہاں انہوں نے بہت سی لاشیں پڑی ہوئی دیکھیں -

گذشتہ شب کے جو فرانسیسی مراسلہ میں مقام گوزیز کا ذکر ہوا ہے وہ سینٹ کونٹین کا جنوبی علاقہ ہے اور جو گولہ باری یہاں ہوئی ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرانسیسی ایک اور زور لگانے کی تیاریاں کر رہے جس سے سینٹ کونٹین کا گھیرا مکمل ہو جائیگا - اور سینٹ کونٹین کیمبرائے ریلوے کٹ جائے گی - اور جس سے بوہرین کراون پرنس اور جرمن کراون پرنس کا ملاپ بھی کٹ جائیگا -

لاؤن اور مورن ویلرز کے سطح مرتفع پر جو سخت جنگ ہوئی ہے وہ جرمن کے اس مستقل ارادہ کا نتیجہ تھا جو انہوں نے اس لئے کیا تھا کہ وہ ان میدانوں میں پیچھے ہٹا دیئے جانے سے بچ جاویں - جہاں پر گروہ اندھا دھند بے شمار آدمی جنگ میں دھکیل اور خوفناک نقصان اٹھا رہے ہیں -

لنڈن ۲۱ اپریل ایک فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ آئیس کے شمال میں نانٹریل لافو سے اور ہورٹ بائس کے علاقوں میں جانبین سے سخت گولہ باری ہوتی تھی - رات کے وقت کراؤن کے مشرق میں اور رائمز کے شمال میں دونوں طرفوں سے خاص نشانہ بازی سے گولہ باری ہوتی رہی - ہم یہاں آگے بڑھ گئے خصوصاً جو نکورٹ کے جنوب میں اور کورسی کے مشرق میں ہم نے بانٹ ہاؤز اتھ شامپین پر جو حملہ ہوا تھا اُس کو سپاکر دیا -

لنڈن ۲۱ اپریل - پیرس کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ دریائے سوم اور دریائے آئین کے درمیان دونوں طرفوں سے سخت گولہ باری ہو رہی تھی - خصوصاً سینٹ کونٹین کے جنوب میں آئین اور چیمن ڈس ڈیمز کے درمیان ہم سنسی کے شمالی سطح مرتفع پر برابر بڑھتے چلے گئے - ایک ہم کے گوروں کی جنگ کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم ہورسٹ بائیس کے علاقہ میں آگے بڑھ گئے - ہماری توپوں نے چار مرتبہ دشمن کی کوششوں کو توڑ دیا اور ان کو برے این لا ائیس کی شمالی خندقیں چھوڑ دینے پر مجبور کر دیا - رائمز اور شامپین میں دشمنوں کے ساتھ توپوں کی شلک ہوتی رہی - ۹ سے ۲۰ اپریل تک برٹش اور فرانسیسی فوجوں نے ۲۳۰۰۰ آدمی اور ۳۰۰ توپیں دشمن کی لے لیں -

لنڈن ۲۲ اپریل آج سہ پہر کا فرانسیسی مراسلہ لکھتا ہے کہ سینٹ کونٹین کے جنوب میں رات بھر سخت گولہ باری ہوئی ہے تاہم ہم نے اور جوئی کے شمال میں آوائین اور چیمن ڈس ڈیمز کے درمیان اور زیادہ آگے بڑھ گئے -

ضرورت

ہمیں کئی ایک ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو پنجاب میں دریائے جہلم اور انڈس کے درمیانی اضلاع میں محمدیوں کے درمیان کام کرنے کی قابلیت رکھتے اور اُنکے لائق ہوں تنخواہ حسب لیاقت دیجائیگی معہ نقول اسناد کے پادری ڈبلیو - ٹی اینڈرسن



ایڈیٹوریل نوٹس

دنیا کا روشن اور تاریک پہلو

بائیبل کا اپٹیمزم اور پسیمزم

اس میں کچھ شک نہیں کہ مسیحی زندگی میں بہت سی پیچیدگیاں پائی جاتی ہیں۔ مگر مسیحی مذہب ہی ہے جس کے ذریعہ سے وہ اپنے عمیق ترین معنوں میں اپنی زندگی کے نقطۂ خیال اور اپنی ہی ذہنی ترکیب ہر دو کو بلا کسی قسم کے تناقص کے متحد کر سکتا ہے۔ مسیحی مذہب کے ذریعہ سے گناہ اور اس کے جرم اور نجاست اور بدنامی کا وقوف اور احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور ہستی کے حقیقی بنیادی دکھ کو جس کے مقابل میں سارے غم اور الم ادنے درجہ رکھتے ہیں ایسے طور پر بیدار کر سکتا ہے کہ اسی کے ذریعہ سے تمام مصائب اور آلام پر بھی حقیقی سرفرازی اور ظفریابی حاصل کر لیتا ہے۔ جسکا نتیجہ نہایت ہی خالص اور بے لوث خوشی ہوتی ہے۔ نجات کی روشنی میں ہستی کو ظاہر کرتے ہوئے وہ یعنی مسیحی مذہب ہمارے سامنے نئی مخلوقات کا سین باندھ دیتی ہے۔ اور جب کبھی مسیحی کی نگاہ اس عمارت پر جا پڑتی ہے۔ جو خدا کی طرف سے آسمان پر ہے اور ایسی عمارت جو ہاتھ کا بنا ہوا گھر نہیں بلکہ ابدی ہے۔ اور جو وقت کی بھرپوری پر مکمل ہو جائے گی تو اس دنیا کے اپٹیمزم اور پسیمزم ہر دو کے نظارے اور واقعات ایسے طور پر باہم متحد ہو جاتے ہیں کہ مسیح میں سب چیزوں کا مجموعہ ہو جائے۔ اور جبکہ مسیحی مذہب میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ کہ دنیا اور بنی نوع انسان کے افراد امید ہی میں کامل ہو جائینگے۔ تو مسیحی شخص کے ذہن میں دکھ اور مسرت ہر دو کی کامل نگہت موجود رہتی ہے۔ اور اس کے دل کے اندر ایک آرزو لگی رہتی ہے۔ کہ ایک وقت بالضرور آنے والا ہے۔ جبکہ تمام قباحتیں رفع ہو جائینگی۔ اس کی اندرونی انسانیت میں ایمان اور محبت کے درمیان موافقت موجود رہتی ہے۔ دکھوں کی بڑی خوشی سے برداشت کرتا ہے۔ یہ جانکر کہ مصیبت سے صبر پیدا ہوتا ہے اور صبر سے پختگی۔ اور پختگی سے امید پیدا ہوتی ہے۔ اور امید سے شرمندگی حاصل نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ روح القدس جو ہم کو بخشا گیا ہے اس کے وسیلے سے خدا کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالی گئی ہے۔ اور یہ برداشت اور امید خدا کی آئیندہ بادشاہت کے لئے کام کرتی ہے۔ ارسطاطالیس کہتا ہے کہ بڈھے اور شریف لوگ۔ مالیخولیا کی سی طبیعت رکھتے ہیں۔ اور اس مقولہ کی صداقت کی تصدیق پیلےیج کے قول سے اور پھر بعد کے زمانہ کی تاریخ کلیسیا سے کا حقہ ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسے لوگوں میں بڑی بڑی ناموزونیتوں کا احساس ہوا کرتا ہے۔ جس سے عوام الناس واقف نہیں ہوتے۔ لیکن ہم اس کے ساتھ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ احساس صرف بڑے آدمیوں میں ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر ایک حقیقی مسیحی میں ہوتا ہے۔ اور یہ دکھ ہمیشہ خوشی میں متبدل ہو جاتے ہیں۔

چودہ ودیا ندھان

جنڈیالہ ضلع امرتسر سے مسٹر بھگوان داس صاحب رقم فرماتے ہیں۔ بزرگ ایڈیٹر صاحب نمسکار۔ پنجاب میں کئی ایک وو سلف سپورٹ کے گندے اور ودوہ کے بال کے سمان تو نشیں ہو گئے۔ اور واقعی ایسا ہونا بھی اُودشٹیہ تھا۔ مگر اب محض خواب دکھانے اور بتلانے کا سمے نہیں ہے۔ البتہ کچھ کر دکھانے کی بات ہے۔ میرا آشیہ اس شبدور سے یہ ہے کہ ہر خاص خاص لوگوں کو چودہ ودیا ندھان بنا کر اُن کے دوارہ کام چلا کر سودیشی کریں اور دیکھیں کہ خداوند کی خاطر ارشقات الیشور کے نمیت کیسی سوچتا اتپن ہوتی ہے۔ جس سے کہ مشرقی مسیحیت سوریہ کے سمان بہبرشت ہوگی۔ اس کارن چودہ ودیا سماپت کر کے اب کام کی سوجھتی ہے۔ مگر اکیل نہیں ہوں (اور کئی ایک کو چودہ ودیا ندھان بنا رہا ہوں۔ تاکہ سے پر کام دیں۔ مغربی مسیحیت تو غالباً بدعتی کہہ دے گی۔ مگر ہم منشوں کو نہیں۔ برن ناصری ناتھ کو پرسن کرنا چاہتے ہیں۔

پنجاب کے آل سنڈے سکول استادوں کا اعلان

انڈیا سنڈے سکول یونین کے پنجاب سنڈے سکول اگیزکٹری کی جو سالانہ کونشن ۱۰ سے ۱۳ اپریل ۱۹۱۸ء کو پسرور میں فراہم ہوئی تھی وہ اعلان کرتی ہے کہ پنجاب کے سنڈے سکولوں کے ہر ایک استاد کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے گھر اور سنڈے سکول اور اس کی جماعت میں ذیل کی اصولی باتوں کی بابت بنا اثر ڈالنے اور پھیلانے میں کوشش کرے۔ یعنی (۱) بائیبل کا ترتیبی مطالعہ اور تلاوت (۲) خاندانی عبادت (۳) سبت کو ماننا۔ اچھے شہری بننا اور منشیات سے قطعی پرہیز کرنا (۴) سنڈے سکول میں بہتر قابلیت حاصل کرنا (۵) استادوں کی تعلیم و تربیت (۶) موجودہ جنگ کو مستقل عالمگیر صلح کا ذریعہ بنانا (۷) منفردہ روحانی زندگی کا اعلےٰ برق قائم کرنا۔

انڈیا سنڈے سکول یونین کا سالانہ امتحان

پادری آر۔ بروس صاحب جنرل سکرٹری انڈیا سنڈے سکول یونین جبلپور۔ سے تحریر فرماتے ہیں کہ

انڈیا سنڈے سکول یونین آل انڈیا سکرپچر امتحان ۱۲ جولائی کو ہوگا۔ اس کے متعلق ضوابط وقواعد اور درخواست کے فارموں کے لئے سنٹرل آفس جبلپور سے درخواست کریں اور دیکھ کریں۔ داخلہ کی فیس میں گذشتہ سال کی بہ نسبت نصف تخفیف کردی گئی ہے۔

مسیحی اور غیر مسیحی کے درمیان مناکحت ناجائز

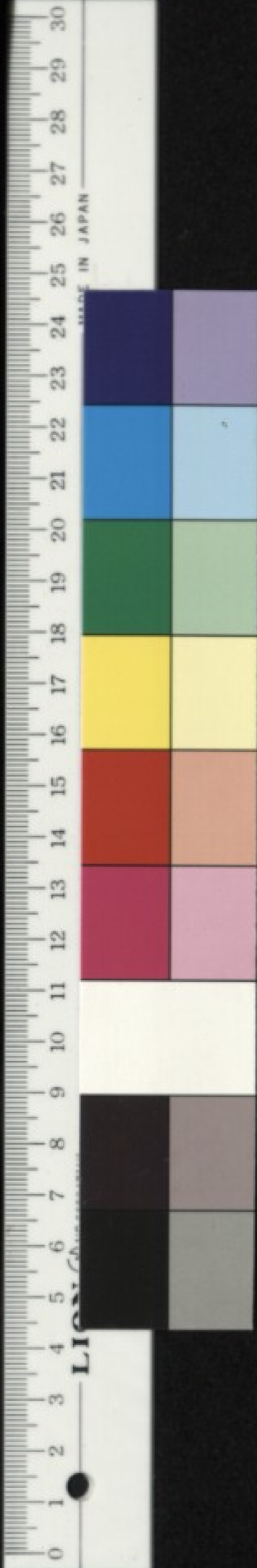
یہ ایک قانونی مسئلہ ہے کہ آیا مسیحی و غیر مسیحی مرد اور عورت کے درمیان شادی ہوسکتی ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ کا حل مدراس کے ہائیکورٹ میں حال ہی میں ہوگیا ہے۔ واقعات اس طرح پر ہیں کہ ایک دلودا پروہت نے ایک مسیحی لڑکی کی شادی ایک ہندو مرد کیساتھ کردی تھی۔ یہ دونوں پنچم فرقہ کے تھے۔ پادری صاحبان نے بہتیرا کہا سنا۔ مگر کسی نے ایک نہ مانی۔ لہذا ان پر مقدمہ چلایا گیا۔ آخر سشن جج چتوڑ نے فیصلہ کیا کہ قانون شادی کی دفعہ ۶۸ کے مطابق پروہت اور لڑکی کے باپ اور خاوند کو ایک مہینے اور پندرہ دن کی سزائے قید علی الترتیب دیدی۔ سشن جج کے اس حکم کے خلاف ہائی کورٹ میں نگرانی کی درخواست دی گئی۔ قابل ججان نے فیصلہ دیا کہ ایسی شادی جس میں ایک فریق عیسائی ہو عیسائیوں کی شادی کے قانون کی دفعہ ۴ کے رو سے اس وقت تک جائز تسلیم نہیں دیجا سکتی۔ جب تک کہ یہ شادی اسی قانون کے دفعہ پانچ کے بموجب سرانجام نہ پائے۔ اس لئے قرار پایا کہ دلودا پروہت نے اس قانون کی دفعہ ۶۸ کی خلاف ورزی کی۔ اب مکمل اجلاس نے اس فیصلہ کے مطابق ڈویژنل اجلاس اس مقدمہ کا آخری فیصلہ کریگا۔

لڑکیوں کے لئے کہانی

یہ کہانی ماہ مارچ سن رواں میں سوامی سندر سنگھ جی نے لاہور کے ٹرنٹی چرچ میں وعظ کرتے ہوئے بیان کی تھی اور ہم کو اپنی ایک عزیزہ دختر کے ذریعہ سے موصول ہوئی ہے۔ جو نہ صرف لڑکیوں اور لڑکوں ہی کے لئے مفید ہے بلکہ جوانوں اور بڈھوں کے لئے بھی نہایت معنی خیز۔ روحانی چاشنی سے آمیز۔ نہایت دلچسپ اور مفید ہے۔ وہ یوں ہے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک غریب لڑکی ایک چھوٹے سے گھر میں رہتی تھی۔ اس گھر میں ہمیشہ جالے لگ جایا کرتے تھے۔ اور یہ لڑکی گھر کو ان سے ہمیشہ صاف کردیا کرتی تھی۔ ایک دن اس کو خیال آیا کہ جب میں گناہ کرتی ہوں تو میرے دل میں بھی جالے لگ جاتے ہیں۔ اس خیال کے دل میں پیدا ہوتے ہی اس نے خدا باپ سے یہ دعا مانگنا شروع کردیا کہ اے باپ تو میرے دل کے جالوں کو دور کردے ایک دن جب وہ یہ دعا کررہی تھی تو اس کے کان میں یہ آواز پڑی کہ تو یہ درخواست کر کہ میرے دل کے جالے دور کردے۔ بلکہ یہ مانگ کہ مکڑی ہی مرجائے سوامی سندر سنگھ نے یہ بھی کہا کہ اکثر لڑکیوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ کہتی ہیں اے باپ تو ہماری فلاں کمزوری کو دور کر یا میرے فلاں گناہ کو معاف کردے۔ لیکن یہ ٹھیک نہیں ہے۔ ہمیں دعا مانگنا چاہیے کہ ہمارے اندر جو ابلیس ہے۔ وہی مرجائے کیونکہ گناہ ہماری خواہشوں ہی سے پیدا ہوتا ہے اگر ہماری خواہشیں بالکل مٹ جائیں تو خداوند یسوع مسیح اپنے فرشتوں کے ساتھ ہمارے دل میں آئیگا تب ہم گناہ کر ہی نہ سکینگے۔

ہندوستان کی حفاظتی فوج

گورنمنٹ ہند کی جانب سے ہندوستان کی حفاظتی فوج کے متعلق ہمیں ایک مراسلہ برائے اشاعت موصول ہوا ہے جسکا خلاصہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ سرکار کا منشا ہے کہ تمام ہندوستان میں ہندوستانی ملکی فوج تیار کرے۔ اور چھ علاقوں میں ان کے صدر مقامات قائم کئے جائیں۔ جن کے نام سے وہ فوجیں نامزد ہونگی۔ اور ان صدر مقامات میں ان کو ہر سال ۹۰ دن تک فوجی تعلیم دیجائے گی۔ ہر علاقہ میں ہزار ہزار آدمی بھرتی ہونگے۔ اور ۲۵۰ کو ریلوے کی ایک کمپنی جنگی۔ علاقہ بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ اور آسام کا ہیڈ کوارٹر کلکتہ ہوگا۔ مدراس احاطہ مدراس احاطہ بمبئی اور صوبجات متوسط کا پونا۔ صوبجات متحدہ کا الہ آباد۔ پنجاب اور سرحدی صوبہ کا لاہور اور برہما کا رنگون صدر مقام ہوں گے۔ عمر ۱۸ سے ۴۰ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ علاوہ اس کے قد کی خاص بلندی اور جسم کی دیگر طبعی موزونیتیں درکار ہیں۔ نیز داخل ہونیوالا رنگروٹ جرائم پیشہ قوموں اور ساوے ذاتوں کا نہ ہو۔ مگر ساتھ ہی اس کے وہ اس جماعت میں سے بھی نہ ہو جس میں سے عام رنگروٹ ہندوستانی فوج میں بھرتی کئے جاتے ہیں۔ اس سے منشا یہ ہے کہ ان لوگوں کو محروم رکھا جائے۔ جو خاص خاص جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً وکلا۔ مالکان جائیداد۔ جاگیردار۔ سوداگر۔ ملازم۔



طلبا۔۔ وغیرہ وغیرہ جو عام طور پر فوج میں بھرتی نہیں ہوسکے۔ ہر علاقہ میں جب ایک ہزار جوان پورا بھرتی ہو چکیگا۔ تب باقاعدہ تعلیم شروع ہوگی۔ یہ تعلیم کیمپ یا بارکوں میں ہوا کریگی تاکہ تعلیم اور تربیت میں آسانی ہو۔ جب تک تعلیم ہوتی رہیگی تب تک ہر درجہ کے رنگروٹوں کو وہی تنخواہ ملیگی جو ہندوستانی فوج کے باقاعدہ سپاہیوں اور افسروں کو ملتی ہے۔ مثلاً ایک پرائیوٹ کی تنخواہ علاوہ خوراک اور پوشاک کے [illegible] ماہواری ہوگی۔ ہر ایک سپاہی کو اپنے مقام رہائش سے طبی امتحان کرا کر تعلیمی مرکز کو جانے اور وہاں سے اپنے گھر واپس آنیکا خرچ ملیگا۔ جو لوگ اس حفاظتی فوج میں داخل ہونا چاہیں وہ اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یعنی ڈپٹی کمشنر صاحب یا اپنے احاطہ کے شہروں یا رنگون میں پولیس کمشنر سے درخواست کرکے فارم وغیرہ لے سکتا ہے۔ اور وہ فارم بھر کر اسی افسر کے پاس واپس کردے جس سے فارم لیا تھا۔ یہ افسر اُس فارم کو اُس ڈویژن جنرل افیسر کمانڈنگ کے پاس بھیجیگا

کیا جرمن اسلام کا حامی ہے؟

ہندوستان کی عوام الناس مسلمان آبادی کا عام خیال ہے کہ جرمن اسلام کا معتقد اور حامی ہے مگر جو لوگ پڑھے لکھے اور دانا اور تجربہ کار ہیں۔ وہ اصلیت سے بخوبی واقف ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ جرمن اسلام کا حامی اور مددگار نہیں بلکہ اسکا جانی دشمن ہے۔ عوام الناس کی آگاہی کے لئے ہم اخبار الحرب سے جو الجیرس میں شایع ہوتا ہے۔ دارالسلام کے ایک مشہور معروف مسلمان سید سلیمان بن یوسف نامے کا ایک خط درج کرتے ہیں۔ جو اُس نے ٹریپولی کے ایک مسلمان تاجر کے نام لکھا اور جو اس میں شایع ہوا۔ اور جس کو سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے حال ہی میں شایع کیا ہے وہ یہ ہے۔

"جرمن خبیثوں کو جو یہاں کے مسلمانوں کو ہڑپ کر لینے کے عادی تھے مظفر و منصور برٹش فوجوں نے جن کا دارالسلام پر قبضہ ہو چکا ہے شکار کر لیا ہے۔ خدا نے ہم کو اُن کے پنجوں میں سے چھڑا لیا اور ہم خوشی اور خرمی سے ایسے بھر گئے ہیں۔ جیسے وہ لوگ جو کہ اذیت کے قید خانہ سے جہاں وہ مدت تک رہے تھے رہا ہو گئے ہیں۔ میرا قلم سچ مچ ان عذابوں کے بیان کرنے سے قاصر ہے۔ جو دارالسلام کے مسلمان وحشی جرمن حکومت سے اٹھا رہے تھے ہم ذلیل غلاموں کی مانند بلکہ اُن سے بالکل گئے گذرے تھے۔ بالیقین جس طرح جرمن ہمارے ساتھ سلوک کرتے تھے ان سے بہتر تو مہذب دنیا میں کتوں کے ساتھ بھی سلوک کیا جاتا ہے جرمن ایک ایسی قوم ہیں جو اسلام کو سنگدل حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اور سخت نفرت کرتے ہیں۔ ہمارے جان و مال کی اُن کی نظروں میں کچھ توقیر نہیں۔ ہم نے اُن کے ہاتھوں بہت تکالیف اور بدسلوکیاں برداشت کیں ہیں۔ یعنی انہوں نے ہمارا مال اپنے قبضہ میں کر لیا ہم کو بُرا بھلا کہا۔ اور بلاوجہ قید میں ڈال دیا۔ کیونکہ اصل دلی مدعا اور مقصد جرمنوں کا اور کچھ نہیں۔ مگر صرف ہماری قوم کی ہلاکت۔ اور ہمارے مذہب کی بربادی۔

"یہاں کے جرمن افسر وحشی ظالم تھے اور یہاں کے باشندوں پر ان کا واحد قانون یہ جاری تھا یعنی ڈنڈا۔ اگر کوئی مسلمان آدمی کسی جرمن سے نقصان اٹھا کر کسی جرمن گورنر سے فریاد کرتا تو وہ جرمن گورنر اُس کی شکایت پر مطلقاً توجہ نہ دیتا تھا۔ نہ اس نقصان کی کوئی تلافی کرتا تھا۔ مگر برعکس اس کے وحشیانہ طور پر اُس کو دھکے دیئے جاتے اور اس کو اُس نقصان رسان ہی کے حوالے کر دیا جاتا تھا۔ جو اُس شخص کو گالیاں دیتا۔ مارتا کوٹتا اور آخرکار جیلخانہ میں ڈلوا دیتا تھا۔"

"اگر تم چاہو کہ میں اُن ہزاروں واقعات میں سے ایک کا ذکر تم سے کروں تو میں بتاتا ہوں کہ میرے ایک رشتہ دار کو ایک جرمن نے جبراً اُس کے گھر سے نکال دیا اور خود اُس کے گھر میں جا بسا۔ میرا رشتہ دار جرمن گورنر کے پاس گیا۔ اور اس شخص کے خلاف استغاثہ دائر کیا جس نے ایسی بے انصافی سے اُس کو اُس کے گھر سے نکال دیا تھا۔ اُس کی شکایت گالیوں اور مکوں کے ساتھ اور آٹھ مہینے کی قید کے ساتھ منظور ہوئی جبکہ جرمن مستغیث علیہ اس مال پر بدستور قابض رہا۔ جو اس بے چارہ سے جبراً چھین لی گئی تھی۔ اور اس کی بیوی بچوں کی بھی کچھ پرواہ نہیں کی گئی۔ جن پاس سوائے اُس کے کھانے کو بھی کچھ نہ تھا۔ جو اُن کے دوستوں کی طرف سے اُن کو ملتا۔"

"سب سے بڑھ کر جرمن ہماری نیاض مذہبی شریعت کے خلاف بھی کرتے رہے۔ وہ سخت قانون جاری کرتے رہے۔ جنکے رو سے ہمیں مدرسے کھولنے کی ممانعت ہوتی تھی۔ جہاں ہمارے قرآن مجید کی تعلیم دیجاتی ہو

ادریں سوائے اپنے اپنے گھروں میں پوشیدہ طور پر قرآن پڑھنے کے ہمارے بچوں کو قرآن خوانی کا کوئی موقعہ نہ ملتا تھا۔ جرمن ہمیں ختنہ کرنے سے بھی منع کیا کرتے تھے۔ جو ہمارے معظم نبی کی سنت ہے۔ وہ ہمارے قاضیوں اور مسجدوں کے اماموں پر بھی سخت نگرانی رکھا کرتے تھے۔ اور ایسی بے شرمی کے ساتھ ان سے سلوک کیا کرتے تھے۔ کہ آخر کار جرمن قانون کے ڈر کے مارے کوئی مسلمان اپنے مناصب کو تسلیم نہ کرتا تھا۔

اس سب کے علاوہ وہ وہاں کے باشندوں کو سور پالنے پر مجبور کیا کرتے تھے۔ اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ ایسی تجارت مسلم نقطۂ خیال سے کیسی مکروہ اور نفرت انگیز ہے۔ جرمنوں کا اس میں یہ مدعا تھا۔ کہ یہاں کے باشندوں کی مذہبی تعلیم کو بیخ و بن سے اڑا دیں اور ان کو اسلام سے خیرباد کہلوا دیں۔ .....

یہ بھی یاد دلایا جا سکتا ہے کہ جو کاغذات ایک سال کا عرصہ ہوا جنرل سمٹس نے شائع کئے تھے وہ ایک سرکلر کی نقل تھے جس پر جرمن ایسٹ افریقہ کے گورنر ڈاکٹر اسنی کے دستخط تھے۔ اور جو تمام فوجی سٹیشنوں میں بھیجے گئے تھے۔ اور جس میں ان شخصوں کو جن کے پاس یہ سرکلر بھیجا گیا تھا ہدایت درج تھی کہ وہ اشاعت اسلام کے خلاف عملدرآمد کے طریقوں کی رپورٹ دیتے رہیں۔ سرکلر میں یہ مرقوم تھا کیا تم اس امر کو ممکن خیال کرتے ہو کہ کوئی ایسا قانون بنایا جائے جس سے اسلام کی قطعی ممانعت ہو جائے؟ ..... ایران سے یہ تجویز پیش کی جاتی ہے کہ وہاں کے باشندوں کو سور پالنے کی ترغیب دی جائے۔ کیونکہ یہ اشاعت اسلام کی رفتار کو روک دینے کا ایک موثر وسیلہ ہے۔ یہ سرکلر ابتدائے جنگ سے چند مہینے پیشتر ارسال ہوا تھا۔

سی۔بی۔پی سکول لودیانہ کا سالانہ ادبی مقابلہ

سی۔بی۔بی سکول لودیانہ کا اسکول لٹریری کانٹسٹ زیر صدارت ڈاکٹر پادری آربن صاحب ۲۴ اپریل کو ۸ بجے رات کو سکول بلڈنگ میں ہوا۔ پریذیڈنٹ نے سب سے پہلے دعا کی۔ پھر مطابق پروگرام کے تیسری مڈل کے لڑکوں کا پہلے اور آخر میں اپر پرائمری کا لٹریری کانٹسٹ ہوا۔ لڑکوں نے یکے بعد دیگرے انگریزی نظم و نثر (اردو) پڑھ کر سنائی حاضرین محظوظ ہوئے۔ ہر جماعت کے آخری لڑکے کی خواندگی اور لب و لہجہ اچھا تھا۔ بعد میں انعام تقسیم ہوئے۔ آخر میں انگریزی گیت گائے جانے کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

روس جرمن سے علیحدہ صلح ہرگز نہ کرے گا

جرمن نے جرمنی اور آسٹریا کی سوشیالسٹوں کے ذریعہ روس کے موجودہ انقلاب کو موقع کا سمجھ کر روس کو علیحدہ صلح کی جو بڑے زور کے ساتھ ترغیب دی تھی اور جس پر اس کو کامیابی کی بھی امید تھی۔ وہ بالکل بے سود پڑی۔ چنانچہ امریکہ کا ایسوسی ایٹڈ پریس راوی ہے کہ واشنگٹن میں خبر موصول ہوئی ہے کہ روس کی پراونشل گورنمنٹ کو آسٹریا اور جرمن سوشیالسٹوں کی ان تجاویز کو فی الحال کسی شرط پر بھی قبول کرنے کا خیال نہیں آ سکتا جو علیحدہ صلح کے بارے میں ان کی طرف سے پیش کی گئی ہیں۔ بعض ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ موجودہ گورنمنٹ کی بنیاد پر کسی قسم کی صلح کی بابت جہاں تک غور کیا جاتا ہے۔ روس کے چوٹی کے سوشیالسٹ یہی چاہتے ہیں کہ ہماری جمہوری سلطنت کے خیالات کو وسطی سلطنتوں میں رواج دیا جائے۔ اور وہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ بھی ان کی شاہی سلطنتوں کے خلاف بغاوت کریں۔ اور ان کو برباد کر کے ان کی جگہ جمہوری سلطنتیں قائم کریں۔ ایم میلیو کاف نے برٹش اور فرنچ لیبر ڈیلیگیٹوں کے گورنمنٹ روس کی طرف سے پیٹروگراڈ میں استقبال کرنے کے وقت تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پراونشل گورنمنٹ جرمن فوجی طاقت کو برباد کر دینے کے لئے اپنی پوری طاقت جاری رکھیگی۔ اور کہ یہ بات کہ عوام الناس نے اس خیال کی بڑے زور شور سے اور بڑی بھاری تعداد میں تائید کی ہے۔ وہ اسباب سے ظاہر ہوتی ہے کہ جو تقریریں صلح کے حق میں ان چند ابتدائی جلاوطنوں نے کی تھیں جن کو روس میں سفر کرنے کے لئے جرمن حکام نے بڑی بڑی سہولتیں دی تھیں۔ ان تقریروں پر عام طور پر فتوے دیئے اور ناجائز قرار دی گئی ہیں۔

آنریبل سر آر۔ایچ۔کریڈک کا جانشین

سرکاری مراسلہ مشتہر کرتا ہے کہ آنریبل سر ریجنلڈ ہنری کراڈک صاحب کے۔سی۔ایس۔آئی جو گورنر جنرل آف انڈیا کی کونسل کے آرڈنیری ممبر تھے ۱۶ اپریل ۱۹۱۷ء سے اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ ان کی بجائے ملک معظم اور شہنشاہ ہند نے آنریبل سر ولیم ہنری ونسنٹ صاحب کے۔ٹی کو اس عہدہ پر مامور فرما دیا ہے۔ اور آنریبل ممبر مذکور نے ۲۱ اپریل سے معمولی ملازمت کے اندر اپنا منصب کام شروع کر دیا ہے۔

نور افشاں کا نور

پادری واعظ صاحب رقم فرماتے ہیں:-

زمانہ باتو نہ سازد تو با زمانہ بساز

ابھی تو زیادہ دیر ہوئی ہے کہ نور افشاں کا رونا نہیں سنا۔ ورنہ آئے دن جہاں دو چار دوستوں سے ملے۔ اخبارات کا تذکرہ شروع ہوا۔ نور افشاں ہمیشہ ہی شکایات بے وجہ نہ ہوتی تھیں۔ فلاسفہ مضامین دقیانوسی نوٹ۔ باسی خبریں۔ اغلاط کے طومار۔ شکر ہے کہ ان باتوں سے خلاصی ہوئی۔ ورنہ خبروں کی ایسی بُری طرح خبر لیجاتی تھی کہ ایک ہی پرچہ میں ایک ہی خبر ۲-۲-۳-۳ دفعہ درج ہوجاتی تھی۔ مضحکہ اُڑا کرتا تھا۔ بے پروائی بہت تھی۔ مگر اب یہہ باتیں نہیں۔ نوٹ مفید اور ضروری ہوتے ہیں۔ مضامین زمانہ کی رفتار کے مطابق درج ہوتے ہیں۔ اڈیٹوریل کالم کے نوٹ ہر طرح سے مفید ہیں۔ لیڈنگ آرٹیکل بھی عالمانہ اور مفید ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے مہربان دوست پادری پی کیمل [illegible] کی خاص توجہ اس طرف ہو گئی ہے۔ اور زیادہ وقت اس کو مفید عام بنانے کے واسطے خرچ کرتے ہیں۔ ہم پادری ویری صاحب کے دل سے شکر گزار ہیں کہ اس پیرانہ سالی میں اُن کی توجہ اپنے لگائے پیڑ کی سرسبزی کی طرف خاص طور پر ہے۔ نامہ نگاروں کے مضامین بخوبی دیکھ بھال کر درج کئے جاتے ہیں۔ اور آزادی سے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ اب اگر کچھ شکایت ہے تو دو باتوں کی ہے۔

اوّل۔ ایرے غیرے نتھو خیرے کی نظمیں درج کرنے سے پرہیز کریں۔ بعض دفعہ تو ایسی مضحکہ خیز غزلیں درج ہوتی ہیں۔ کہ میرے جیسا بے علم اور کم فہم بھی پڑھ کر شرمندہ ہوتا ہے ایسا پرچہ کسی غیر کے ہاتھ دیتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے تاہم پہلے کی نسبت بہت احتیاط ہے۔ اب کچھ عرصہ سے ایسی بے تکی نظم اور گندہ خیالات کی کم دیکھنے میں آتی ہے۔

دوئیم۔ نثر کی بابت تو بہت اعتراض نہیں۔ کیونکہ مطلب نکل ہی آتا ہے۔ مگر سادگی کا ہونا ضروری ہے۔ عام فہم اور سادہ عبارت پنجابی پسند کرتے ہیں کبھی کبھی لیڈنگ آرٹیکل میں پرانی دقیق دقیانوسی عبارت کی جھلک پڑتی ہے جس کے واسطے غیاث اللغات کی ضرورت پڑتی ہے۔ افسوس کہ نور افشاں کے بعض الفاظ سے غیاث اللغات بھی کوری ہوتی ہے۔ یا تو لغات ہی ایسی ہے۔ یا وہ الفاظ ہی ایجاد بندہ ہوتے ہیں۔ خیر یہ کوئی ایسی کمزوری نہیں کہ جس پر عام اعتراض ہو۔ یہ صرف میرے جیسے نکتہ چینیوں کی یا ایک پھبتی سمجھو۔ یا بال کی کھال اُتارنا۔ بہرصورت موجودہ حالت نور افشاں کی ترقی کے میدان میں قدم مارتی دکھائی دیتی ہے مجھے یقین ہے۔ کہ اگر چندے ایسی ہی توجہ اسسٹنٹ اڈیٹر صاحب کی رہی تو نور افشاں دن دونی اور رات چوگنی ترقی کریگا۔ آخر میں یہ عرض ہے کہ جسقدر اڈیٹوریل نوٹ درج ہوتے ہیں اگر ایک صفحہ ان نوٹوں کا اور زیادہ کیا جاوے تو فایدہ سے خالی نہیں۔ اگر ایک صفحہ کارسپانڈنس سے کم کر دیا جاوے تو کوئی ہرج نہیں۔ مجوزانہ مضامین کے درج نہ ہونے سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ امید ہے۔ کہ میرا مطلب اڈیٹر صاحب سمجھ گئے ہونگے۔

مجھے سخت افسوس ہے کہ اس انگریزی سیت نے ہمارے لکھنے والے نوجوانوں کو ایسا پردہ میں گم کر دیا ہے کہ اب اُن کا نام بھی عام کلیسیا میں سنائی نہیں دیتا۔ حالانکہ وہ بڑے زبردست لکھنے والے ہیں۔ اور اعلیٰ روحانی مضامین کا ذخیرہ ان کے پاس موجود رہتا ہے۔ مگر وہ ایسے ممسک ہیں کہ محال ہے جو اپنے خزانہ کو ہوا لگنے دیں قارون کی طرح قبر میں لیجائیں گے۔ اُن کو رسول کا قول یاد رکھنا چاہیے۔ کہ

جو نیکی کرنا جانتا ہے اور نہیں کرتا گناہ اُس پر رہتا ہے

(فیاض منزل۔ بوڑھا واعظ)

پانی کے پتھر

پادری واعظ صاحب منٹگمری سے لکھتے ہیں۔ بم کے گولے تو ہوائی جہازوں سے گرتے اخباروں میں پڑھتے ہی تھے۔ مگر گزشتہ ہفتہ آسمان سے پانی کے پتھر ضلع لائلپور میں ایسے برسے کہ الاماں الاماں ایک دس منٹ میں تمام فصلیں جہاں جہاں گرے پیس ڈالیں۔ یہاں منٹگمری میں ایک چھٹانک سے لیکر ایک پاؤ تک اس طرح برسے کہ خدا کی پناہ۔ انسان اور حیوان چیخ اٹھے۔ دفعتاً ایک بادل آیا بجلی چمکی اور بادل گرجا۔ خالی سفید بم کے گولے برسنے شروع ہوئے۔ میں تو اندر تھا کہ دفعتاً بیٹی زور سے چلا اٹھی کہ پاپا اولے اور میری گائے باہر ہے۔ بندہ واعظ اسی وقت نکلا۔ خدا کی رحمت میرے حال پر تھی۔ صرف ایک گولہ جسم پر لگا کہ تین دن تک مالش ہوتی رہی۔ زمیندار باہر تھے بہتوں کے ایسے لگے کہ زخم ہو گئے۔ لیکن کسی جان کا نقصان نہیں ہوا۔ فصل کا سخت نقصان ہوا ہے۔ یہانتک کہ تمام کھیتوں میں اناج بکھر پڑا ہے۔ دانے تمام کھیتوں میں پھیلے پڑے ہیں۔ شکر ہے کہ جانوں کی سلامتی رہی۔ زمیندار بیچارے روتے ہیں۔ امید کہ گورنمنٹ معاملہ میں اُنکے ساتھ ضرور رعایت کرے گی۔ کیونکہ زمینداروں کی حالت قابل رحم ہے

سارا ضلع تباہ نہیں ہوا جس طرف سے بادل گزرتا گیا ہے فصل کو بہیا چلا گیا ہے۔

کون خدا کے غیظ کی برداشت کر سکتا ہے۔

اے خدا میں تیری نجات کا امیدوار ہوں۔

---

*جاگرت سماودھی

یوگی جگت (دروِشی دنیا) میں اس بات کا پرچار ہوتا آیا ہے کہ یوگابھیاس کرکے یوگی رِشی سمادھی کھینچتے ہیں۔ اور نراکار سرشٹ کرتا میں لین (وصال حقیقی) ہوکے اَتنگ آنند پراپت کرتے ہیں۔ آج ہم ایک ایسے یوگی راج کا منگل سماچار سناتے ہیں کہ جس کے سننے سے جیوں اور جگ کا چوندہ ہو جائے گی۔ پرائی دو سہسر (دو ہزار) برس ہوئے کہ ایشیا دیپ پالستین کھنڈ میں ایک مہان یوگی راج کا اوتار سرشٹ کل پوجیہ ہنش میں پرگھٹ ہوا۔ جگت گوروپانی ماتا ایک پوتر دوت دوارہ یہ منگل سماچار سنایا گیا کہ ہے پورن ستی جگت پوجیہ آپ کی کوکھ سے ایک ایسے یوگی راج کا اوتار ہوگا کہ جس کے پرگھٹ ہونے سے کل جگت کے لوگ موکش پد کو پراپت ہوں گے

معذرت۔ ایڈیٹر کے لئے آرٹیکل لکھنے کی قطعی ہمارے سرکل سپرنٹنڈنٹ صاحب کے یہاں سے آنے میں توقف ہوا۔ یا اس وجہ سرسری طور پر مختصر اصولی باتیں قلمبند کی گئی ہیں۔ دعا کیجئے کہ آئندہ خداوند بھارتی کو قوت عطا فرماوے۔ کہ مفصل حالات ہدیہ ناظرین ہوں



دوت کا واکیہ سنتے پرپورن ہوا۔ اور یوگی راج پرگھٹ ہوئے۔ کئی جگ تک اپنے سرگی پتا کے کاریہ کو بدھی انوسار کرتے رہے۔ اب آسن کو یہاں پر ہی سماپت کرکے اپنے پتا کے بیٹھنگ کی اور پھر گئے ہیں۔ ارتقات (دو ہونا)

سنیاسی مشن کے آشرموں [illegible]

میں بڑی دھوم دھام ہو رہی ہے۔ ناناپکار کے دیجا پتاکہ پھہرا رہے ہیں۔ باجے گاجے کی دھوم سے اندر آسن کانپ رہا ہے۔ سرگ سے پشپوں کی ورشٹی ہو رہی ہے۔ ہندو مسلمان آتش پرست لوگ آشچریہ (تعجب) کرکے یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ نیو لائیٹ والے گریجوایٹ سنیاسی لوگ ہیں جو اپنے آشرموں اور مٹھوں میں انگریزی تیوہاروں میں ایک اونہایت دھوم دھام کرتے ہیں۔ کوئی کوئی یہہ بھی کہہ رہے ہیں کہ یہ لوگ بہتیرا جیو کی بھانت انگریزوں کی خوشامد کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی اس کے بہت سے ان میں یہ اوتر دیتے ہیں کہ خوشامد کسی نہ کسی ارتھ (مطلب) کی غرض سے ہوتی ہے۔ یہ لوگ تیاگی سنساری بھوگ بلاس سے کوسوں دور ہیں نہ معلوم کیا لیا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ مشن لوگوں نے نیا ڈھنگ نکالا ہے۔ "جن کھوجا تن پاچا گہرے پانی بیٹھ۔ میں بپوری کھوجن گئی رہی کنارے بیٹھ۔" تمہارے ویسٹرن آئیڈین ناصری ناعقی بھراتاگن آپس میں کہہ رہے ہیں کہ بھائیو! پرسوں گڈ فرائی ڈے تھا۔ اس دن سنیاسی مشن کے کیتھیڈرلس پر کالے دیجا اوڑ رہے تھے۔ آج ایسٹر کے آنند میں رنگ برنگ سندر پتاکے پھہرا رہے ہیں۔ چلو اپنے سنیاسی مشن کے نیم انوسار چلیں گے تو وہاں پر کسی پکار کی روک ٹوک نہ ہوگی۔

آشرموں کے دروشنی دوار دروازہ پر پرست لوگ جگو آبستر دھارن کئے دوتوں کی بھانت جن کے للاٹ (پیشانی) اجیار ہے ہیں درشنی لوگ پشپ اور ناناپکار کی بھیٹ پوجا لئے ہوئے پرستوں کو دے رہے اور بھیتر پرویش کر رہے ہیں۔ بھیتر پرویش کرنے کے ساتھ ہی من چت (دل و دماغ) پرسن ہو گیا۔ مارے سگندھت دھوپ کے کیتھیڈرل مہک رہا ہے۔ پھول اور کی سجاوٹ دیکھ کے بدھ (عقل) کام نہیں کرتی۔ پلپٹ کی داہنی اور ایک سندر بالک سرگی دوت کا بھیس دھارن کئے ہوئے پلپٹ پر یہ بولی میں یہ کہہ رہا ہے کہ "ہے بھگنی اور بھراتاؤ جاگرت سمادھی کی بدھائی دینے کے ہیت آیا ہوں"

در یہہ پاٹھکو جاگرت سمادھی کا ارتھ یہ ہے۔* بھارت ورش میں سدھ یوگی جن یہ کہتے آئے ہیں کہ جیوت سمادھی (زندہ درگور) یعنی جیتا پرتھوی میں گاڑ دینا۔ اگلے سمے (سلاطین ہنود) میں ایسا ہوتا تھا آجکل برٹش راجیہ میں یہ کٹھور ہتیا کا ننڈ اٹھ گیا) یہ دوت مہاراج انتردھیان ہوئے کہ ادھر نرسنگھے کے شبد سے آشرم (سنیاسی مشن کا گرجا گھر) گونج اٹھا اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ برہ جگت ماتا سے ایک دوت یہ کہہ رہے ہیں کہ ہے پوجیہ ستی آپ کیوں بلاپ کر رہی ہو۔ میں وہی دوت ہوں کہ آپ کو ست اوتار کے آپ کی کوکھ سے پرگھٹ ہونے کا منگل سماچار سنایا تھا۔ ہے پریہ آپ

* نرتنجے یعنی قبر پر فتح حاصل کرنا۔



ستیہ بادی ہیں۔ آپ کا واکیہ ستیہ نکلا اوتار ہوا اور کتنی جگت تک ایسے ایسے اشچریہ کرم (معجزے) کئے کہ جگت کے لوگ بردھی ہو گئے بشیش کر کے ہمارے ہی کل کے سترو دشمن ہو کے میرے آنکھوں کے تارے جگت پتا کے دولارے کو دورشٹ جنوں نے سولی پر چڑھا دیا۔ ہے دوت مہاراج آج تین دن ہوئے ہارے پتر شوک کے ان جل نہیں چھوا۔ میرے نمسکار (وولادا سبچہ) کے شش لوگ آگ تڑپ رہے ہیں میری بہنیں جیسے جل بن مین (ماہی بے آب) بیاکل ہو رہی ہیں۔ ہے پرتھوی کیوں نہیں پھٹتی کہ سما جاؤں۔ (اس سمے جگت ماتا کے شوک وا ایک شبدوں کو سن کے لوگ مورچھت ہو رہے ہیں کہ اتنے میں پھر نرسنگا پھونکا گیا اور دوت اس پرکار وکرتا کرنے لگے۔ "ہے ستی جو کچھ آپ سے کہا گیا تھا وہ کچھ نہیں تھا۔ ایسے جگت میں بہت پرگھٹ ہوئے جو اشچریہ کرم کرتے رہے اور نانا پرکار کی سادھنی کھینچیں پر آج تک جگت کے آرمبھ سے ایسا کوئی نہیں پرگھٹ ہوا کہ جس نے سادھی کے اوپر بیٹھے پراپت کی ہو۔ ہے جگت ماتا دھن ہیں آپ کہ آپ کے پیارے پتر سادھی سے "جاگرت" ہوئے۔ دیکھو یہ استھان خالی پڑا ہے۔ ہے ستی دھن تمہارے پتر کہ جنہوں کی سادھی خالی پڑی ہے۔ یدی یہ جو سادھی سے جاگرت نہ ہوتے تو نہ ایشور کے پتر اور نہ جگت کے موکش ہو سکتے۔ جگت گورپانی ماتا کے ساتھ کل جگت میں آنند بدھائے بجنے لگے اور یہ سدھ ہو گیا کہ اوتار اسی کو کہتے ہیں جو سادھی سے "جاگرت" ہو بیٹھے۔

تھوڑی دیر کے اوپرانت سنیاسی مشن کے نیم انوسار اوپدیش سماپت ہوا اور لوگوں کو اشیرباد دے کے پاس ہوں نے جانے کی آگیا دی۔

اب کیا ورگت کیا گرہست سنیاسی مشن کے ممبران میں آنند بڑھا ہے ہو رہے ہیں۔ دھن! دھن!! دھن!!!

اب سنیاسی مشن اپنے ایسٹرن و یسٹرن نامی نامی بھرآتاؤں کو "جاگرت سادھی" (ایسٹر) کی بدھائی (مبارک بادی) دیتا ہے۔

آپ کا **منسٹر**۔ سوامی نربھیانند بھارتی
اچھلپورم

مسیحیوں میں پھوٹ کا سبب

(یہ مضمون ایک مسیح کو پیار کرنے والی نوجوان مسیحی لڑکی کی قلم محبت رقم کا لکھا ہوا ہے۔ ایڈیٹر)

"اور چونکہ تو کہتا ہے کہ میں دولتمند ہوں اور مال دار بن گیا ہوں اور کسی چیز کا محتاج نہیں۔ اور یہ نہیں جانتا کہ تو کمبخت اور خوار اور غریب اور اندھا اور ننگا ہے۔ اس لئے میں تجھے صلاح دیتا ہوں کہ مجھ سے آگ میں تپایا ہوا سونا خرید لے تاکہ دولتمند ہو جائے۔ اور سفید پوشاک لے تاکہ تو پہن کر ننگے پن کے ظاہر ہونے کی شرمندگی نہ اٹھائے۔ اور آنکھوں میں لگانے کے لئے سرمہ لے تاکہ تو بینا ہو جائے۔ میں جن جن کو عزیز رکھتا ہوں ان سب کو ملامت اور تنبیہ کرتا ہوں۔ پس سرگرم ہو۔ اور توبہ کر۔ دیکھ میں دروازہ پر کھڑا ہوا کھٹکھٹاتا ہوں۔ اگر کوئی میری آواز سن کر دروازہ کھولیگا تو میں اس کے پاس اندر جا کر اس کے ساتھ کھانا کھاؤنگا اور وہ میرے ساتھ۔ جو غالب آتے ہیں انہیں اپنے ساتھ اپنے تخت پر بٹھاؤنگا۔ جس طرح میں غالب آکر اپنے باپ کے ساتھ تخت پر بیٹھ گیا۔ جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا کہتا ہے" (مکاشفہ ۳: ۱۸ سے ۲۲)

ہماری پھوٹ کا سبب صرف یہی ہے کہ ہم سب ایک ہی درخت کی ڈالیاں نہیں بنتے بلکہ ہم سب دوسرے دوسرے درختوں کی ڈالیاں بنتے ہیں۔ اسی لئے ہم دوسرے کو حقیر اور اپنے آپ کو سب سے بڑا سمجھتے ہیں اور پھر بھی ہر ایک کا یہی خیال ہے کہ ہم مسیحی ہیں۔ لیکن یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ مسیحی ہونا کہتے کسے ہیں۔ کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ فلاں شخص نے فلاں امتحان پاس کر لیا ہے اس لئے وہ مسیحی کام کے لائق ہے؟ نہیں یہ ہماری بڑی غلطی ہے۔ مسیح کو اس دنیا کے علم اور لیاقت کی کچھ ضرورت نہیں جس کو وہ اپنے کام کے لئے مخصوص کر لیتا ہے۔ آپ وہ خود تعلیم دے لیتا ہے۔ خداوند کے بارہ رسولوں کو دیکھو۔ اور اس زمانہ میں سوامی سندر سنگھ کو دیکھو تو یہ عقدہ حل ہو جائے گا۔ لیکن اگر ہم جاننا چاہیں کہ آیا ہم مسیحی ہیں یا نہیں تو اس کی پہچان یہ ہے کہ ہم اپنے آپ میں معلوم اور محسوس کریں کہ ہم نے روح القدس کا بپتسمہ پایا ہے یا نہیں **خداوند یسوع مسیح** نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہے کہ "جب تک کوئی نئے سر سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا" (یوحنا ۳: ۳) "تم مجھ میں قائم رہو اور میں تم میں۔ جس طرح ڈالی اگر انگور کے درخت میں قائم نہ رہے تو اپنے آپ سے پھل نہیں لا سکتی۔ اسی طرح اگر تم بھی مجھ میں قائم نہ رہو تو پھل نہیں لا سکتے" (یوحنا ۱۵: ۴)۔ کیا ممکن ہو کہ ہم سب ایک ہی درخت کی ڈالیاں ہوں۔

اور مختلف اقسام کے پھل لاتی ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ طبیعت عالم کے خلاف ہے کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ انگور کے درخت میں اونٹ کٹارے لگیں۔ افسوس کہ بہت سے لوگ اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم مسیحی ہیں۔ جبکہ خدا کا روح اُن میں نہیں بستا۔ اور نہ ہی اُن کا شوق ہے کہ وہ اُن کے ساتھ رہے۔ اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے ہیں۔ اور ہر ایک کے دکھ میں شریک ہوں۔ ہم میں سے بہت لوگ دکھ کے وقت تو ضرور خداوند کو پکارتے ہیں۔ ایسا تو غیر مسیحی بھی کرتے ہیں۔ مگر خوشی کے وقت یا جس بات میں اپنا فائدہ نظر آتا ہو تو اس وقت اُس کو کہتے ہیں کہ تو ذرا پرے ہی کھڑا رہ۔ شام کے وقت ہم تجھ سے دعا مانگ لیں گے۔ اس وقت تجھ کو شراکت حاصل کرنے سے ہمارے رنگ میں بھنگ پڑ جائیگا۔ آہ! ہم اُس کے ساتھ تو یہ سلوک کرتے ہیں۔ اور پھر امید کرتے ہیں کہ وہ اپنی خوشی میں ہمیشہ اپنے ساتھ رکھیگا۔ ہم بوتے جو ہیں۔ اور امید گیہوں کی رکھتے ہیں۔ مگر ہم یاد رکھیں وہ ایسا تو کبھی نہیں کرے گا۔ ہم سمجھتے اور کہتے ہیں کہ ہمارا ہی کرنا تو صرف اُسی کا کام ہے جو تنخواہ پاتا ہے۔ جب ہم اُس کے حضور جائیں گے تو اُس سے اجر مانگ لیں گے۔ لیکن اس وقت وہ ہمیں صرف یہی جواب دیگا۔ میری تم سے کبھی واقفیت نہ تھی +

اس لئے ہر ایک کا یہی فرض ہے کہ دعا مانگے اور روزہ رکھے۔ جب تک کہ وہ نئے سر سے پیدا نہ ہو جائے۔ اور خداوند کے ساتھ پیوستہ ہو جائے۔ تب ہر وقت ہمیں اس سے کھانا ملتا رہیگا۔ اور ہمارے پھل بھی ویسے ہی ہونگے جو مسیح یسوع کے ہیں۔ اور جو کام ہمارے لئے ضرور ہے۔ وہ خود ہمیں بتائے گا۔ اگر ہم نے کچھ پاس نہیں کیا تو وہ خود ہمیں سکھائے گا۔ بولنے والے ہم نہیں ہوں گے بلکہ وہ خود ہوگا۔ طاقت ہماری نہ ہوگی بلکہ وہ خود ہی مدد کریگا۔ راستبازی ہماری نہیں بلکہ اسی کی راستبازی کے سبب سے ہم کامل بن سکیں گے۔ جب ہم سچے مسیحی ہونگے تو یہ بات ناممکن ہو جائے گی کہ ہم گناہ کریں۔ کیونکہ انگور کا درخت کسی اور قسم کا پھل لا ہی نہیں سکتا۔ درخت ہمیشہ اپنے پھلوں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ تب لوگ ہمارے کاموں کو دیکھیں گے۔ اور ہمارے باپ کی جو آسمان پر ہے تعریف کرینگے۔

غزل

از نتائج طبع خاکسار جارج ملٹن تائب لودیانوی

پیری میں عہد جوش جوانی گزر گیا
اک نشہ تھا شباب کا چڑھا اُتر گیا

جینے سے اپنے مر گیا آخر وہ تنگ جاں
وہ دن جو اس سرائے دہر میں ٹھہر گیا

کیا دل لگائے کوئی جہان خراب سے
اس جا سے جو گیا سو ہی چشم تر گیا

پیری میں جاں گسل ہوئیں اب کی حسرتیں
کچھ دن کا تھا شباب مگر کیا یہ کر گیا۔

اس سوز عشق سے رہے تازہ یوں زخم دل
اک داغ مٹ گیا تو نیا اور ابھر گیا

کیا اعتبار ہستی فانی کا ہم کریں۔
جھونکا ہوا کا ہے ادھر آیا ادھر گیا

تائب ہوا وہ داخل فردوس بے گماں
با مسیح میں جو جہاں سے گذر گیا۔

کرسچن اینڈیور یونین کا اعلان

ذیل کی سطور کو نور افشاں میں شائع فرماکر مشکور فرماویں۔

سنڈے سکول و کرسچن اینڈیور یونین کی طرف سے جو مورخہ ۱۰ تا ۱۳ اپریل ۱۹۱۷ء بمقام پسرور منعقد ہوئی قرار پایا ہے کہ ذیل کا اعلان بذریعہ اخبار نور افشاں میں شائع کرانے کے لئے بھیجدے۔

اعلان

پنجاب بھر میں ہر ایک سنڈے سکول کے اُستاد کو لازم ہے کہ ذیل کے اصولوں کو اپنے سنڈے اسکول، اپنے گھر اور اپنی جماعت میں ترقی دے۔

(۱) کلام پاک کی روزانہ تلاوت
(۲) خانگی دعا وبندگی
(۳) سبت کو ماننا۔ نیک شہری بننا اور تمام قسم کی منشیات سے کلی پرہیز رکھنا۔
(۴) اپنے اپنے سنڈے اسکول کو بہتر بنانے کی کوشش کرنا۔
(۵) اپنے اُستادوں کو تعلیم و تربیت دینا۔
(۶) موجودہ لڑائی (جنگ) سے دنیا میں دائمی صلح پیدا کرنا۔
(۷) اپنی ذاتی روحانی زندگی کو اعلےٰ معیار پر بسر کرنا۔

دستخط ڈبلیو۔ ٹی۔ اینڈرسن پریذیڈنٹ سنڈے اسکول یونین۔

دستخط۔ رچرڈ جیمس جنرل سکریٹری کرسچن اینڈیور یونین

مراقمہ۔ ایم۔ این ہوز پلیڈر کپور تھلہ۔

کفائیت شعاری

اس عالم فانی میں کوئی ایسا نہیں ہے جو یہ چاہتا ہو کہ مفلس رہوں۔ اس بُری حالت کا منہہ دکھلانے والی فضول خرچی ہے جس کی وجہ سے بڑے بڑے تونگر اور خوشحال آدمیوں کو دوسروں کا منہہ دیکھنا پڑا ہے۔ اس لئے اگر ہم اپنی زندگی کو آرام کے ساتھ گزارنا چاہیں تو ہمارا یہ پہلا فرض ہے کہ ہم کفایت شعار بنیں ایسا کرنے سے کبھی قرضدار ہو کر شرمندہ بننا نہ پڑیگا۔ دیکھو زبور ۲۱:۳۷ اور بحر تفکر میں غوطہ کھانے سے ضرور بچے رہیں گے۔ نیز معلوم نہیں کہ کب کیسی ضرورت آپڑے۔ شاید ملازمت جاتی رہے یا آمدنی نہ ہو کوئی ایسا کام کرنے کی ضرورت آپڑے یا بیماری آجاوے یا اپنے خاندان کی کچھ امداد کرنی پڑے یا اللہ تعالیٰ بیوہ یتیم غریب واعظ یا کسی مسکین میں ہو کر ہم کو آزماوے۔ دیکھیں متی ۲۵:۴۵

ایسے وقت میں ضرور زر کی ضرورت پڑیگی اس لئے لازم ہے کہ ہم کفایت شعار بنیں۔ گو کفایت کرنا کنجوسی معلوم ہوتا ہے۔ پر نیک نیتی کے ساتھ کفایت کرنا حقیقی کنجوسی نہیں ہے لیکن آنے والی ضرورتوں کو رفع کرنے کے واسطے روپیہ کا اکٹھا کرنا دوراندیشی ہے کیونکہ کفایت شعاری آزادی کی والدہ ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ ہم اپنے اوقات کا لحاظ کر کے آمدنی سے کم خرچ کرنیکا ہمیشہ خیال رکھیں۔ اور کچھ نہ کچھ رقم خواہ وہ بہت ہی قلیل کیوں نہ ہو اس کے جمع کرنے کا ہمیشہ خیال رکھیں۔ اور کوشش کرنے سے انسان کچھ نہ کچھ ضرور ہی بچا سکتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں ہر چیز کے خریدنے سے پہلے ہمارے دل میں یہ سوال پیدا ہونا چاہئے کہ کیا واقعی ہم کو اس چیز کی ضرورت ہے۔ اگر نہیں تو ہمیں چاہئے کہ روپیہ کی چیز چار ہی آنے میں کیوں نہ مل رہی ہو ہم کبھی نہ خریدیں اور نہ ہی لوگوں کے واہ واہ کرنے اور محض آرائش کے لئے کوئی کام بغیر سوچے سمجھے کریں مشہور انگریز مصنف کا قول ہے کہ اگر کسی آدمی کی آمدنی تین سو روپیہ ہو اور خرچ ۹۹ روپیہ ہو تو وہ خوشی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اگر آمدنی اور خرچ برابر ہے تو سمجھ لو کہ اس کی خوشی عارضی ہے اور اگر آمدنی سے زیادہ خرچ ہو تو سمجھ لو کہ اس کو صدہا تکالیف کا مقابلہ کرنا ہے۔ پس سادہ خوراک پوشاک کا استعمال کرنا (طیطاوس ۲:۹) اور اعتدال سے زندگی بسر کرنا۔ اور بہت کھاؤ بننے سے پرہیز کرنا صرف دن میں کھانے کی عادت ڈالنا چاہئے۔ جو تین وقت کھاتا ہے حقیقی فقیری کے اصول سے حیوانوں میں شمار کیا جاتا ہے (طیطس ۱۲:۱) اور فضول خرچ بنجاتا ہے جس کا نتیجہ کال و آفات وغیرہ ہے۔ دیکھو لوقا ۱۵:۱۳۔ راقم یسموئیل ایڈیٹر واعظ لودیانہ

سوالات جواب طلب

کرمین۔ ناظرین کیلئے میں اسرد سے بائبل پر چند سوال پیش کرتا ہے امید ہے کہ کوئی صاحب انکے جواب تحریر فرمائینگے (۱) وہ کونسا شہر ہے جسکے پچھلے حصہ کے حرفوں کو اگر الٹ دیں تو محل بنجاتا ہے؟ (۲) وہ کونسا بُت ہے جسکا پہلا حرف موقوف کر دیجیئے ایک انگریزی مہینے کا نام بنجاتا ہے؟ (۳) وہ کون شخص ہے جسکے نام کو اگر پلٹ کر لکھیں تو ایک پھول کا نام بنجاتا ہے؟ (۴) وہ کون شخص ہے جسکے پہلے دو حرفوں سے زہر بنجاتا ہے؟ (۵) وہ کونسا دریا ہے جس کے پہلے حرف کو موقوف کر دینے سے رات بنجاتی ہے؟ (۶) اس شخص کا نام بتلاؤ جس کے نام کے حرفوں کو الٹ کر لکھنے سے اس کے معنی الٹے ہوجاتے ہیں؟ (۷) دو شخصوں کے نام بتلاؤ جن کے ہر دو طرف سے لکھنے پر بھی کچھ فرق نہیں پڑتا؟

سائل - ایم سی نیوٹن گل - وید ودون -

ضرورت

ایس پی جی مشن دہلی کے کرسچن بائز بورڈنگ پرائمری سکول کے لئے ایک ٹرینڈ مسیحی ہیڈ ماسٹر کی فوراً ضرورت ہے۔ اپنی لیاقت اور مطلوبہ تنخواہ کا ذکر کرتے ہوئے پرنسپل مدرسہ مذکور سے درخواست کریں ❖

رسید زر

مسٹر ہیرو لعل	عہ	مسٹر سی ہیڈ	۱۲ر
قفل پادری	۶ر	مس وبٹ لے	سے
مسٹر پریم سکھ	۶ر	پادری پربھوت	عہ
پادری انوارالحق	عہ	بابو بی ایم حبیب	سے
" ڈبلیو ڈگنٹی	۶ر	میر عالم خاں	سے
" ایچ آر والٹر	سے	پادری اے بی کالڈویل	سے
مسٹر صادق مسیح	سے	" ایچ ایچ تھیولڈ	سے
مسٹر جان ہیرولڈ	سے	" گرلکھ نائتھ	سے
پادری اے - ای ہارپر			
مسٹر جان بیجی	لگ	بابو ہیرا لعل	سے
پادری ایچ سی - ولٹی			
" جے ہبائیل	عہ	پادری سعادت اللہ	سے
پادری وعدم سنگھ		سائیں فضل شاہ	عہ
" بی - ای برٹس			سے
ڈاکٹر الف وی ٹامس			عہ
بابو گنا مل			سے

اشتہار

مسیحی پبلک کی توجہ یعقوب کے خط عام کی تفسیر کی جانب مبذول کی جاتی ہے۔ جو پادری ایچ آربن صاحب ایم ڈی پرسبیٹرین لودیانہ نے اُردو زبان میں کی ہے۔ یہ تفسیر ٹیچروں اور پریچروں کے نہایت کارآمد ہے۔ اور پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور نے شائع کی ہے۔ صرف ۳ پر وہاں سے مل سکتی ہے۔

اشتہار

مس براؤن ایم۔ ڈی پرنسپل کرسچن ووُمن میڈیکل کالج لودیانہ کی تصنیف شدہ کتاب دائی گری بحروف فارسی اُردو بھی طبع ہو گئی ہے۔ جن صاحبان کو اس کتاب کی ضرورت ہو وہ منیجر کرسچن بک سٹوڈنٹ لودیانہ سے منگوالیں ؛

ضرورت

ایڈورڈس سی ایم ایس ہائی سکول کے لئے ایک ٹیچر کی ضرورت ہے۔ پادری مارک سالسبری پرنسپل ڈی ایڈورڈس ہائی سکول پشاور۔

تیل واسطے زخم ۱۲/۳

تیل ہر قسم کے زخم پھوڑا پھنسی داد چنبل اور کھجلی کے لئے انسان ہو یا جانور یکساں فایدہ کرتا ہے۔ مجرب ہے قیمت شیشی ایک اونس ۸ دو اونس شیشی ۸

سرمہ واسطے روہا آنکھ

ایک ہی دن میں فایدہ کرنیوالا نہایت بیش قیمت قیمت ایک تولہ عہ ڈاکٹر ۔ ای۔ نیوٹن۔ او ہیڈ ایم ۔ ڈاکخانہ لکھنٔو پور سرگجہ سی پی۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیمیافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں ؛

المشتہر پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۳۵ء

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

خرچی کارخانہ صنعات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۷ء سے چھوٹی پرایمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیرنگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی طور ہو گیا ہے۔ خرچ خوراک معہ فیس طالب علم صہ ماہوار اگر یکم خاندان سے دو ہوں للعہ معہ للہ ماہوار علاوہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن کرشنا کرود کول۔ یہ وگیرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن کرشنا عہ سے ۱۱ کرود کول لعہ سے صعہ روپیہ تک ؛

مزید حالات پتہ یا خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں ؛

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک دو روپیہ (عہ)
ہندوستان و پنجاب سے ایضاً تین روپیہ (ے)
غیر ممالک سے ایضاً تین روپیہ بارہ آنہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے گی ؛

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸ر	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	صہ
پورا کالم	عہ	صہ	ہ
پورا صفحہ	صہ	صعہ	۱۱ہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر دو آنہ پیسہ کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

باغ دل
دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب

یہ ایک سہ ماہی رسالہ انگریزی اور اُردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں۔ چندہ سالانہ ۸ر اگر دو یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں فی کاپی ۶ر چارج کیا جاتا ہے یہ خاص کر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاوے گی۔ نمونہ ہر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام ای۔ ایم ویری ڈی ڈی۔ آنریری سکرٹری سی ایل ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی و پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اُردو اِلہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کامیابی اور عمل مسیحی کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب خواہ خریداران ہر سے لیکر عا روپیہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای ایم ویری ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن علیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براونز چھپا

